السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ابقاہم اللہ الی یوم الدین اس مسئلہ میں کہ درمیان خطبہ جمعہ کے واسطے پند ونصائح سامعین کے جو عربی زبان نہیں جانتے کچھ اشعار یا نثر بزبان سامعین کہ جن کا مضمون ماجاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے پڑھنا درست ہے یا نہیں اور شعروں کے بارہ میں کیا حکم ہے شرعی کا۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درست ہے کیونکہ پند ونصیحت خطبہ میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، صحیح مسلم کی روایت سے مشکوٰۃ کے باب الخطبہ میں جابر بن سمرۃؓ سے روایت ہے۔ قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبتان یجلس بینھما یقرء القرآن ویذکر الناس یعنی انہوں نے بیان کیا ہے کہ پڑھا کرتے تھے نبی ﷺ دو خطبہ اور بیٹھتے درمیان دونوں کے اور خطبہ میں قرآن پڑھتے اور لوگوں کو وعظ فرمایا کرتے اور وعظ کا فائدہ جب ہی ہوتا ہے کہ سننے والے کی بولی میں ہو، اسی واسطے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ ابراہیم میں وما ارسلنا من رسول الابلسان قومہ لیبین لھم یعنی نہیں بھیجا ہم نے کسی نبی کو مگر اس کی قوم کی بولی میں تو کہ وہ اچھی طرح سمجھا سکے ان کو پس اس آیت سے بخوبی ثابت ہوا کہ نصیحت سامعین کی بولی میں ہو کہ وہ سمجھیں اور یہ اعتراض کہ خطبہ میں نصیحت بزبان اردو آنحضرت ﷺ وصحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں بیجا ہے کیونکہ اس بارہ میں کسی زبان کی خصوصیت نہیں صرف یہ ثبوت چاہیے کہ خطبہ میں آپ نصیحت کرتے تھے یا نہیں سو اس کا ثبوت حدیث صحیح میں موجود ہے اور یہ خطبہ میں آپ نصیحت کرتے تھے یا نہیں سو اس کا ثبوت حدیث صحیح میں موجود ہے اور یہ خطبہ ہی پر حصر کیوں رکھا قرآن وحدیث کا ترجمہ اور وعظ کرنا بھی تو بزبان اُردو وغیرہ آنحضرت ﷺ وصحابہؓ سے ثابت نہیں ہے، پھر وہ کیوں مع نہیں، غرضکہ وعظ بزبان سامعین دین میں کوئی نئی بات نہیں ہے، بلکہ قرآن وحدیث دنیا میں اسی واسطے آئے ہیں کہ سب جہان کے لوگ سمجھیں اور شعر کے بارے میں یہ ہے: ذکر[1] عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الشعر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح رواہ الدار قطنی وحسنہ العزیزی۔

اور مالابدمنہ میں ہے: (ترجمہ) ''شعر ایک موزوں کلام ہے، جو اچھا ہے سو اچھا ہے اور جو بُرا ہے سو بُرا ہے۔ لیکن اس میں زیادہ وقت صرف کرنا مکروہ ہے''۔ ''اگر شعر کا مضمون حمد خدا اور نعت رسول اللہ ﷺ یا ذکر خدا و عبادت کی ترغیب پر مشتمل ہو یا اس میں کوئی دینی مسئلہ بیان کیا گیا ہو تو اس کا کہنا اور پڑھنا موجب ثواب ہے۔ اور اگر مباح امر پر مشتمل ہو، تو مباح ہے۔ اور اگر امور ممنوعہ پر مشتمل ہو، مثلاً کسی مرد یا عورت کے خدوخال کی تعریف یا کسی عادل مسلمان کی ہجو ہو تو اس کا لکھنا اور پڑھنا دونوں حرام ہے۔''

(حررہ خادم العلماء محمد حسن عفاء اللہ عنہ وعن جمیع المؤمنین واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ (سید محمد نذیر حسین

ھوالموفق:

اس مضمون میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ شعر ایک کلام ہے کہ جس کا مضمون اچھا ہے، وہ اچھا ہے اور جس کا بُرا ہے، وہ بُرا ہے مگر ساتھ اس کے خطبہ میں کبھی شعر پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں اور آپ کے بعد خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے بھی ثابت نہیں، خطبہ نبویہ وخطبات خلافت راشدہ اشعار سے خالی ہوتے تھے۔ فاتباع سنتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسنۃ خلفائہ الراشدین المھدیین اولیٰ ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ کتبہ محمد عبدالرحمٰن المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔

---

[1] رسول اللہ ﷺ کے پاس شعر کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا، وہ بھی ایک کلام ہے جس کا مضمون اچھا ہے وہ اچھا شعر ہے اور جس کا بُرا ہے، وہ بُرا ہے۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد 01 ص 614

محدث فتویٰ